Mock-1 22-10-25

Islamiaat

Name: Rabia Aslam
Batch # Rwp-08-074

(سوال نمبر-02)

- اسلام میں توحید کا تصور اور اس کے موثروں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر اثرات۔

- اسلام میں توحید (اللہ کی واحدانیت کا تصور):-

چونکہ اسلام ان چند مذاہب میں سے ایک ہے جس میں اللہ تعالیٰ یا رب یا خدا کی یکتائی کا خیال پایا جاتا ہے توحید کے معنی "یکتا یا واحد یا اکیلا ہونے" کے ہیں جبکہ اس کے اصطلاحی معنی کچھ اس طرح سے ہیں "ذات صفات اور اختیارات میں یکتا ہونا" چونکہ اسلام میں یہ عقیدہ اللہ پاک کی ذات کا یکتا ہونا اور اس کا کوئی ہمسر نہ ہونے کا تصور موجود ہے یعنی کہ کوئی بھی چیز یا زمانہ اللہ رب العزت کی ذات، صفات یا اختیارات میں یکتائی کے تصور کو پامال نہیں کر سکتا ہے۔ اگر ایسا کیا جائے تو وہ گناہ عظیم ہے اسی کو [illegible]

عقیدہ توحید کی وضاحت اس طرح سے کی جا سکتی ہے:

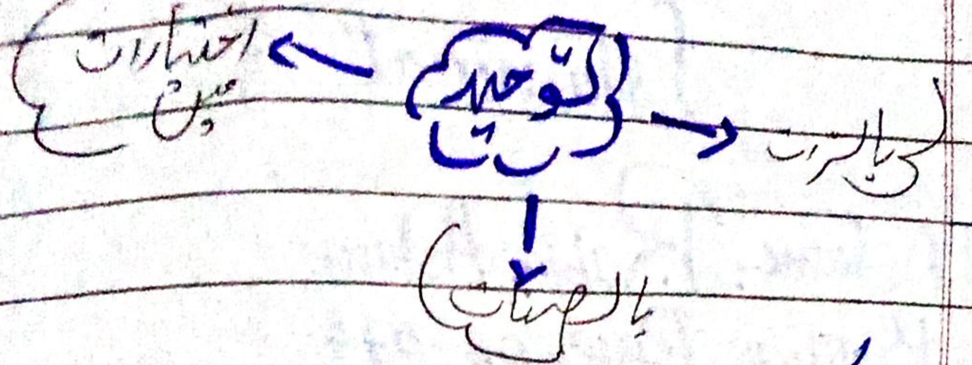

ذات کی واحدانیت:

عقیدہ توحید اللہ پاک کی ذات مبارکہ کے واحد و یکتا ہونے کا نام ہے۔ "نہ کوئی اس سے پیدا ہوا نہ کوئی اس کا ہمسر ہے" (سورۃ اخلاص)

صفات کی واحدانیت:

اللہ رب العزت اپنی صفات میں بھی یکتا و اکیلا ہے اور کوئی دوسرا اس جیسا نہیں وہ اپنی صفات کا مجموعہ اپنے لفظ سے عطا کر سکتا ہے مگر مکمل طور پر کوئی اس کا ہمسر نہیں جیسے اللہ کی مہربان صفت۔

اختیارات کی واحدانیت:

اللہ تعالیٰ اپنے اختیارات میں مکمل مالک و حاکم ہے۔ "کن فیکون" (ترجمہ: معنی) وہ کہتا ہے اور ہو جاتا ہے" (القرآن)

عقیدہ توحید کی پامالی ایک عظیم گناہ اور سنگین سزا

عقیدہ توحید جیسے اپنی فطرت کے اعتبار سے بہت منفرد و نمایاں رکھتا ہے عین اسی طرح اس کی پامالی سنگین جرم ہے گناہ عظیم ہے جس کی سزا جہنم ہے۔ ترجمہ: "جس نے کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرایا اس کا ٹھکانہ جہنم ہے" (القرآن)

عقیدہ توحید کے اثرات

عقیدہ توحید مومن کے وجود میں روح کی طرح ہوں میں سرایت کر جاتا ہے جس کے نتیجے میں مسلمان اعمالِ زندگی میں واضح دکھائی دیتے ہیں ان کی وضاحت تفصیل میں ذیل ہے۔

توحید کے اثرات

- **انفرادی زندگی**
  - عزتِ نفس کا فروغ
  - الٰہی ذاتی زندگی میں اعتماد
  - بھٹکنے سے نجات
  - ایمان امید اور یقین
  - اطمینانِ روح و قلب
  - عزتِ نفس اور عزتِ انسانیت
- مذہبی زندگی پر اثرات
- **اجتماعی زندگی**
  - علمی و ادبی زندگی پر اثرات
  - سیاسی زندگی پر اثرات
  - احتساب کا خیال
  - معاشی زندگی پر اثرات
  - بہترین اخلاقیاتِ معاش
  - اخروی زندگی کا شعور اور اثرات
  - معاشرتی زندگی میں اثرات
    - فلاحِ انسانی میں دلچسپی
    - اخوت
    - بھائی چارہ
    - رواداری
    - امن و سلامتی
    - حقوق العباد کی ادائیگی

انفرادی زندگی پر اثرات:

عقیدہ توحید انسان کی انفرادی زندگی کے تمام اجزاء پر اثر انداز ہوتا ہے۔

قلب و روح کی تسلی:

آیت: " الا بذکر اللہ تطمئن القلوب "

ترجمہ: بےشک اللہ کا ذکر دلوں کو سکون دیتا ہے۔ (القرآن)

عزتِ نفس یا تصور:

بقول شاعر: " وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات "

بھٹکنے سے نجات

سورۃ الفاتحہ میں " اھدنا الصراط المستقیم " ایک بہترین دعا ہے جو بھٹکنے سے نجات کا ذریعہ بن سکتی ہے

اعتماد، زندگی کو فروغ

واحد اللہ کو اپنا حاکم تصور کرنا انسان کے اعتماد کی بحالی کو یقینی بناتا ہے۔

ایمان، امید اور یقین کی بحالی

ایمان اور امید ہے ہونے سے زندگی میں یقین کے راستے ہموار ہوتے ہیں

تزکیہ نفس کی ابتداء

انسان کو اپنے نفس کی برائی اور اچھائی پر نظر رکھنی چاہئیے کیونکہ خدا پاک فرماتے ہیں۔

" میں سن بھی رہا ہوں اور دیکھ بھی رہا ہوں "

اخلاقیات کا زمرہ

حدیث شریف یا باب میں ارشاد ہے۔

" تم میں سے بہترین وہ ہے جو اخلاق کا اعلیٰ درجے پر ہے " مومن اپنے رب کی رضا کی خاطر اپنے اخلاق بلند کرتا ہے۔

امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا جذبہ:

مومن ایمان کے تقاضوں کی پیروی کی خاطر اچھائی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے روکتا ہے۔
ترجمہ: "تم میں مومن تو وہ ہیں جو بھلائی/نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں" القرآن

اجتماعی زندگی پر اثرات

مومن صرف انفرادی ہی نہیں بلکہ اجتماعی زندگی کو بھی ایمان کو حاکم و ناظر جان کر گزارتا ہے اور اس کے اثرات تمام معاملات پر مرتب ہوتے ہیں

معاشی زندگی پر اثرات:

ایمان کے حکم کے مطابق مومن رزق حلال اور جائز اور ذرائع سے معاش کو آلودہ نہیں ہونے دیتا۔ اور حرام ذرائع سے بچتا ہے۔

معاشرتی زندگی پر اثرات:

مومن ایمان کے حکم سے حقوق العباد کو بجا لاتا ہے اور اسی کے تحت انصاف، رواداری اور امن و سلامتی قائم و دائم رکھتا ہے۔ "سلام میں پہل کرو" کے اصول پر عمل کرتا ہے۔ اور اس کے علاوہ بھی تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں کے فلسفے پر عمل کرتا ہے۔

سیاسی اور ادبی زندگی پر اثرات:

عقیدہ توحید ہر شعبہ زندگی کے معاملات علم اور
کسبِ معاش میں بھی درست راستے کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

مذہبی اور اخروی زندگی کے پہلو پر اثرات

عقیدہ توحید مذہبی دائرہ کار میں
مکمل ہو جاتا ہے اور واحد جامع راستہ فراہم کرتا ہے

"اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑو"
(القرآن)

دیگر شعبہ زندگی میں اثرات:

کوئی بھی حالات زندگی میں عقیدہ توحید کے اثرات
واضح ہیں جیسا کہ کاروباری زندگی، دین کے معاملات،
خرید و فروخت وغیرہ نیز ہر معاملے میں مشعل راہ ہیں۔

تنقیدی جائزہ:

جس طرح عقیدہ توحید کا حکم اور تقلید کا دائرہ کار
حدود کے لحاظ سے مختص ترین ہے اسی طرح اس سے خلاف
بدترین نتائج جیسا کہ شرک، جہنم کا باعث بن سکتے ہیں اسلئے عمل میں احتیاط لازمی ہے۔

خلاصہ:

عقیدہ توحید مومن کی حیات کا مرکزی خیال ہے جو کلیدی
حیثیت رکھتا ہے کیونکہ عقیدہ توحید ذاتی زندگی سے لے کر
اجتماعی زندگی تک ہر پہلو میں اثر انداز ہوتا ہے اور اپنی
جڑیں گہرائی سے مضبوط کر دیتا ہے۔ اس لئے یہ ہر شعبہ زندگی
میں کامیابی کا ضامن اور اخروی حیات کا وہ جس میں بھی
مکمل نجات کا ذریعہ بن سکتا ہے لیکن کیونکہ اسلام عمل کا
دین ہے اسلئے عقیدہ توحید کا تقاضا ہر عمل درست انداز کی ہے

DATE:

اصولِ عمل :-

عقیدہ توحید محض زبانی کلامی عقیدہ نہیں ہے بلکہ زندگی کے تمام تر شعبوں میں اس عقیدہ کے تقاضوں پر عمل کرنے ہی سے یہ عقیدہ مکمل ہو سکتا ہے

(سوال نمبر 03)

اسلام کی طرف سے عطا کردہ بنیادی انسانی حقوق اور ان کا تقابل

اسلام میں بنیادی انسانی حقوق :-

بنیادی حقوق اور تمام تر لازمی ضروریات زندگی جن کو پورا کرنا جن کے بغیر انسانی وجود کے بقا کا تصور عبث سمجھا جاتا ہے جیسا کہ خوراک، پانی، حفاظت وغیرہ ان کے بغیر حیات انسانی کا ایک لمحہ بھی ممکن نہیں ہو سکتا اس لیے ان تمام تر ضروریات حیات کو انسانوں کی زندگی میں فراہمی کے عمل کو یقینی بنانے کا نام ہی انسانی حقوق ہیں۔ اسلام اس موضوع کو انتہائی تفصیل سے بیان کرتا ہے اسلام اس دائرہ کار میں تمام تر نوع انسانی کے حصوں کو داخل کرتا ہے۔ جیسا کہ عورتوں کے حقوق، بچوں کے حقوق، والدین کے حقوق، ہمسایوں کے حقوق، غلاموں کے حقوق، دشمن کے حقوق وغیرہ سب شامل ہیں۔

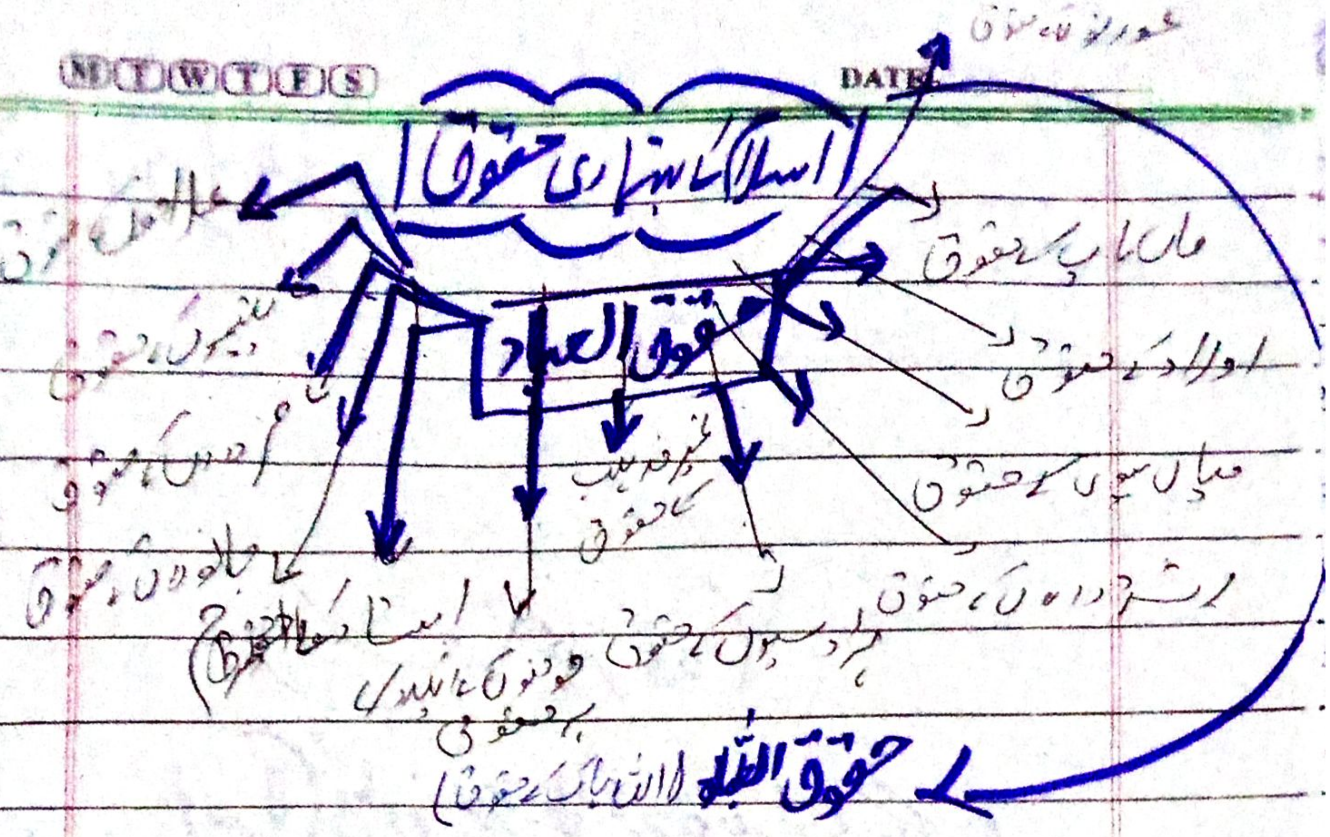

(حقوق العباد)

دین اسلام عالم نے انسانوں کے حقوق کی پاسداری اور ان کے ان کی مکمل حد تک رسائی کا دین ہے دین نے اس میں بہت واضح درجہ کار رکھے ہیں لیکن جدید دنیا میں بھی حد تک ان کے عملی سمجھ کیا جاتا رہا ہے

معاشرتی زندگی میں فراہم ہونے والے حقوق العباد۔

ماں باپ کے حقوق:

"اور جب وہ بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو اُف تک نہ کہو"
(القرآن)

اولاد کے حقوق:

"اولاد کے درمیان انصاف کا حکم دیا گیا۔
جو اپنی دو بیٹیوں کی پرورش کرے پھر ان کی شادی کرے تو وہ جنت میں بالکل اس طرح ہم ساتھ ہونگے جیسے ہاتھ کی دو انگلیوں کا اشارہ کیا۔"
(حدیث)

DATE:

M T W T F S

میاں بیوی کے حقوق:۔

دینِ اسلام نے میاں بیوی کو ایک دوسرے کا لباس قرار دیا گیا۔ اللہ کے بعد اگر کسی کا حکم ہوتا تو وہ عورت کو اپنے شوہر کو سجدے کا ہوتا۔

عورتوں کے حقوق:۔

ترجمہ عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو (القرآن)

بیٹیوں کے حقوق:۔

ترجمہ جو کوئی شفقت کا ہاتھ بیٹی کے سر پر رکھے تو اس کے بالوں کے برابر اسکو نیکیاں ملیں گی (حدیث)

رشتہ داروں کے حقوق:۔

ترجمہ: رشتہ داروں سے ناتہ توڑنے والا جنت میں داخل نہ ہو گا۔

دیگر انسانی حقوق:۔

- مریضوں کی عیادت کا حکم
- مزدوروں کو جلدی اجرت دینے کا حکم
- غلاموں سے ساتھ حسن سلوک
- استاد کا مقام روحانی باپ کا۔

- **معاشی زندگی کے حقوق:۔**

غریبوں کے حقوق:۔

غریبوں کے حقوق کے لیے زکوٰۃ کا نظام متعارف ہوا۔

مزدوروں کے حقوق:۔

مزدور کو اجرت پسینہ خشک ہونے سے پہلے دی جائے

- **سیاسی زندگی میں حقوق:۔**

عوام کے حقوق:۔

اگر دیانتداری کے ساتھ ملکی قانون کی پاسداری کریں تو

تو سب کو ان کے حقوق ملیں گے۔

امیر کی اطاعت:

امیر کی اطاعت کا مذہب میں خاص مقام و مرتبہ ہے۔

سیاست میں حصہ:

دونوں مرد و خواتین کو دین اسلام معاشرے میں اجازت دیتا ہے۔

- ## علم کے حصول کا حق:

تعلیم/علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ (حدیث)

- ## حالات جنگ میں حقوق کی پاسداری:

حالات جنگ میں عورتوں بچوں اور بوڑھوں کو نقصان سے منع کیا گیا۔

- ## مذہبی معاملات میں حقوق کی پاسداری:

مذہب میں کئی ایسی عبادات ہیں جیسا کہ حج جو شخص مالی طور پر استطاعت کی صورت میں ہی فرض ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ غیر مذاہب کے حقوق کی پاسداری کرنے پر زور دیتا ہے۔

بین الاقوامی حقوق سے موازنہ:

جدید بین الاقوامی حقوق میں بھی تمام شعبہ زندگی میں انسان کے حقوق کی فروغ کے لئے کوشش کی گئی ہیں اور انسانوں کو تحفظ اور بقا کے لئے کام ہو رہا ہے تفصیل ذیل میں دی جا رہی ہے۔

M T W T F S DATE:

معاشرتی زندگی میں:-

- جدید بین الاقوامی حقوق میں ماں باپ کے حقوق کی عدم فروغ کا پہلو اور ان سے حسن سلوک ایک محدود دائرہ تک محدود ہوتی ہے ← (old age home)
- میاں بیوی کے معاملے میں رشتہ ازدواج صرف ایک محدود مدت کے لیے رشتے کے قیام کا ایک تصور پیش کرتا ہے جس کے فوائد سے لوگ اکثر ناواقف ہیں
- جدید بین الاقوامی حقوق میں رشتہ داری کا ہی واقع ختم ہو گیا ہے
- جدید بین الاقوامی حقوق (کے ذریعے حقوق) پڑوسیوں کو زیادہ اہمیت دینے کی بجائے صرف گزر بسر کا ہی معاشرے کا اصول کی عمل کرتا ہے
- جدید بین الاقوامی حقوق یتیموں کے لیے **یتیم خانوں** کے تصور اجاگر کرتا ہے۔
- جدید بین الاقوامی اصول اپنے غلاموں اور ملازموں کے حقوق کی پاسداری اور ان کے لیے سہولیات کا تصور پیش کرتا ہے۔
- مزدوروں کے لیے عالمی دن کا انعقاد **یکم مئی** کو کیا جاتا ہے
- بین الاقوامی حقوق اور این جی اوز وغیرہ فلاحی کاموں کے لیے پیسے خرچ کرتے ہیں جو کہ غریبوں کی کفالت و تعلیم کا کام کرتا ہے
- بین الاقوامی حقوق انسانی کو سیاست میں کافی فروغ دیا جاتا ہے۔
- علم کا حصول اب عالمی حق بن چکی ہے اور یہ اس

کیلئے کوشاں ہے

بین الاقوامی حقوق اطلبتی انسانی حقوق کے لیے خاص اقدامات کر رہی ہیں تاکہ تمام انسان ہر جگہ محفوظ رہ سکیں۔

تنقیدی جائزہ:

اسلام بھی اور جدید معاشرہ بھی (بین الاقوامی) انسانوں کو بنیادی حقوق دینے کے لیے کوشاں ہے مگر اس پر عمل درآمد کے لیے سخت سیاسی کی ضرورت درپیش ہے تاکہ فراہمی حقوق کو عمل بھی یقینی ہو سکے

خلاصہ بحث:

دین اسلام ایک وسیع دین ہے جو کہ ہر شعبہ زندگی کے حقوق کو واضح کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جدید بین الاقوامی معاشرہ بھی اس معاملے میں کوشش کر رہا ہے مگر ان میں کامل کامیابی کے لیے ضروری ہے کہ ایسے اقدامات کیے جائیں جن سے ان حقوق کا تمام انسانوں تک پہنچنا ممکن ہو سکے۔

(اسائنمنٹ 04)

مسلم دنیا میں انتہاپسندی کے اسباب

انتہا پسندی ایسی ذہنیت کا نام ہے جس میں
انسان کسی بھی چیز کی اصل حد کو بھول کر لامحدود حد
تک اس میں ~~عمل~~ کا اظہار کرتا ہے۔ مذہب میں
انتہا پسندی اپنی مذہبی حدود کو ان کی اصل حدود
سے بڑھا چڑھا کر پیش کرنا ہے۔ اسلامی دنیا میں ایسے
مذہب کی اصل حدود کو سمجھے بغیر اس کی تعلیمات کی
انتہا جوش و افراط کو سخت انداز میں پیش کرنے کا نام
انتہا پسندی ہے جس میں مذہب کی اصل روایات
اور حدود بری طرح متاثر ہوتی ہیں اور تعلیمات
کا نقشہ دوسروں کے سامنے غلط انداز میں پیش کرتا ہے

اسباب :

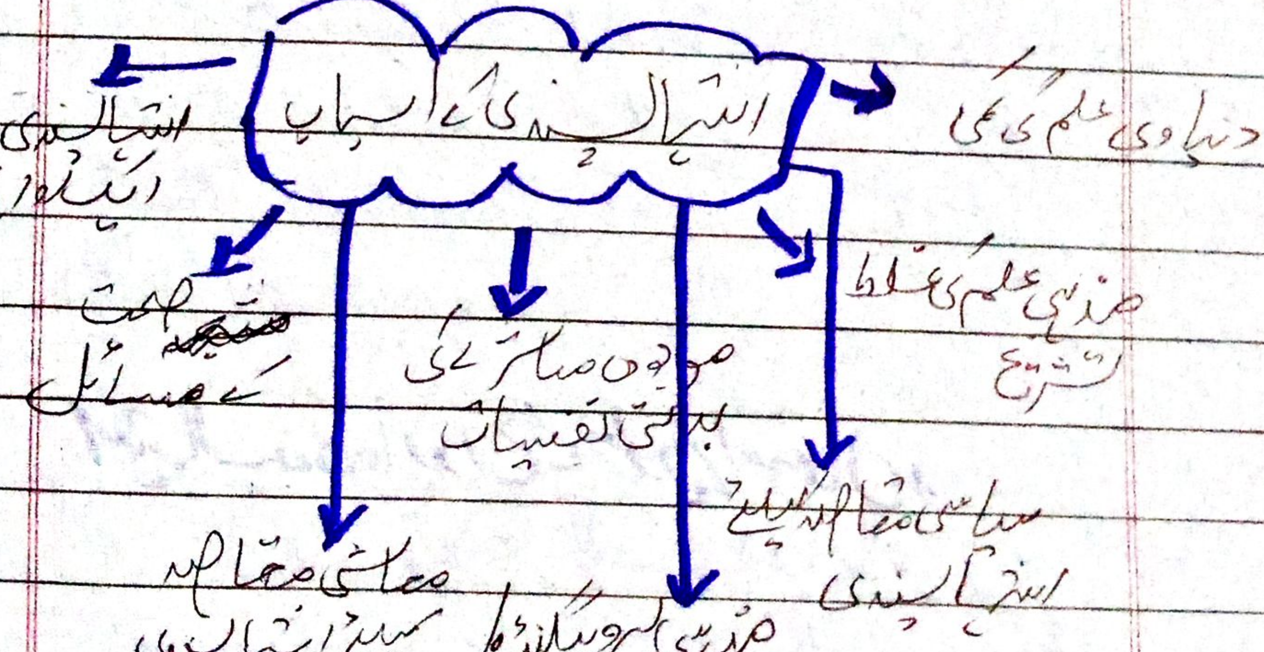

دنیاوی و مذہبی علم کی قلت

علم کی قلت کے باعث عوام میں شعور کی قلت

DATE:

موجودہ حالات کی وجہ سے عام عوام اسی وجہ سے مذہبی رہنماؤں
فرقہ اور منشیات عام ہو چکے ہیں اور انتہا پسندی بڑھ رہی ہے

معاشرے کی بدلتی نفسیات:

لوگوں نے آج گہری سوچ اور عمل کا اصول چھوڑ کر محض اوپری درجے کی سوچ کا استعمال شروع کر دیا ہے اور اس عمل نے انتہا پسندی کو فروغ دیا ہے انگریزی لکھاری کے مطابق:

"تعلیم کا بلند ترین نتیجہ تحمل کا حصول ہے"
(ہیلن کیلر)

بحث کے مسائل:

موجودہ دور کے بے شمار بحث کے مسائل ایسے ہیں جو کہ براہ راست یا غیر براہ راست انداز میں انسان کے دین اور فیصلہ کی صلاحیت کو متاثر کرتے ہیں ایسے تمام تر معاملات نے انسان کو شدت پسند بنا دیا ہے۔

انتہا پسندی کا رواج کے طور پر استعمال:

لوگ ایک دوسرے سے متاثر ہو کر شدت پسند بنتے جا رہے ہیں اور اس طرح اس رواج کو فروغ مل رہا ہے۔

سیاسی مفاد کے لیے شدت پسندی:

لوگوں نے سیاست کے میدان میں مفاد کیلئے بھی اس
کو استعمال کیا جاتا ہے۔

معاشی مفادات کیلئے شدت پسندی کا

کئی ایسے گروہ ہیں جو اپنے ذاتی اور گروہی مفادات کیلئے
ہیں معاشی مقاصد کے حصول کیلئے شدت پسندی کا فروغ
ذریعہ بنتے ہیں۔

اسلام و فوبیا:

اسلام کو دنیا میں اپنے مقاصد کی خاطر استعمال کیا
گیا ہے اور اس کا تصور ایک دہشت گرد مذہب کے
طور پر پیش کیا گیا ہے کہ حقیقت اس کے عین برعکس ہے۔

امن، رواداری اور اعتدال کیلئے اسلامی تعلیمات کا فروغ۔

اسلامی تعلیمات کا تمام شعبہ زندگی میں استعمال ہے
اس شدت پسندی کو ختم کر کے امن، رواداری اور اعتدال
کا باعث بن سکتا ہے۔

(تعلیمات کا فروغ)

- اسلامی تعلیمات شعبہ تعلیم کا جزو
- مذہبی تعلیم کا فروغ اور بہتری کا حصہ
- سیاسی سطح پر کوشش

- قومی سطح پر فسادات
- بین الاقوامی سطح پر فسادات
- نظام معاش میں اسلام ذریعہ روزی۔
- خاندانی نظام کی روایتوں میں اسلام کا رنگ
- معاشرتی نظام اسلام کے اصولوں پر مبنی
- میڈیا پر مہم ہوگی۔
- عالمی امن کے قیام کے لیے دین بذریعہ روشنی

تمام تر شعبہ زندگی میں اسلام کی بہترین اور پاک اور تعلیمات کا استعمال ہی امن، رواداری اور اعتدال کے فروغ کا باعث بن سکتا ہے کیونکہ اسلام ہر حال میں زندگی کے لیے مکمل رہنمائی ہے۔

تنقیدی جائزہ

بیشک دین اسلام امن و سلامتی کا دین ہے مگر موجودہ اسلامی دنیا میں اسلام کی حقیقی تعلیمات سے دوری اور ذاتی مفاد پرستی نے مسلمانوں کے اندر انتہا پسندی کو فروغ دیا ہے جو کہ مذہبی ہم آہنگی کو کافی حد تک نقصان پہنچا چکا ہے

خلاصہ بحث

دین اسلام تمام انسانیت کے لیے امن اور رواداری اور باہمی بہترین تعلقات بنا کر آیا مگر موجودہ وقت میں دین سے دوری اور اسلامی دین کی تعلیمات کی غلط تشریح نے لوگوں کو انتہا پسند بنا دیا اور اس انتہا پسندانہ جذبے کو خوب نقصان پہنچایا اور

مگر یہ تبھی ممکن ہے جب ہمارا معاشرہ اور ملک نقش قدم پر چلے یہ کوئی بہت مشکل کام نہیں بس ہمیں مگر اس ساری کامیابی کا دار و مدار دین کی صحیح تشریح اور اس پر عمل کرنے کی ذمہ داری عائد ہے بقول شاعر

دل ناامید تو نہیں ناکام ہی تو ہے۔

(سوال نمبر 56)

زکوۃ اور صدقات کے نفاذ سے مؤثر معاشرتی تشکیل پر وضاحت۔

زکوۃ اور صدقات کا نفاذ:۔

زکوۃ اور صدقات دین اسلام کی مالی عبادات ہیں ان عبادات کے ذریعے ارتکاز دولت سے بچا جا سکتا ہے اور دولت کی گردش یقینی بنتی ہے۔ زکوۃ کے معنی پاکیزگی کے ہیں جبکہ اصطلاح میں یہ لفظ دولت کے پاک کرنے سے متعلق ہے جو کہ اس مال کا مخصوص حصہ نکالنے سے وقوع پذیر ہوتا ہے اسلامی نظام میں زکوۃ کی شرح ساڑھے سات تولے سونے پر 2.5 فیصد زکوۃ اور ساڑھے باون تولے چاندی پر بھی 2.5 زکوۃ عائد ہوتی ہے جبکہ اس کے علاوہ دیگر اشیاء جیسا کہ فصلوں، جانوروں، اونٹوں، بکریوں پر بھی زکوۃ عائد ہوتی ہے جس کا مخصوص

مساوات پیدا ہو گی۔ قرآن پاک میں فرمایا جا رہا ہے

ترجمہ: "نماز قائم کرو اور زکوۃ دیتے رہو" (القرآن)

زکوۃ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کا تذکرہ قرآن میں بیاسی مرتبہ آیا ہے

برابری پر مبنی معاشرے کی تشکیل

چونکہ اسلامی معاشرے میں ذات پات، رنگ و نسل کے بت کو توڑ کر تمام معاشرے کو برابری کا پیغام دیتا ہے اس کی تعلیم ہمیں خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر اسلام کی تعلیمات سے ملتی ہے **"تم میں سے کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی گورے کو کسی کالے پر یا کسی کالے کو گورے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں۔ برتری کا معیار صرف تقویٰ ہے"** (القرآن) اسی لیے اسلامی معاشرے کی ہر طرح کی درجہ بندی کو توڑ کر تمام معاشرے کو یکجا ہونے کا شعور پیدا کرتا ہے اور زکوۃ اور صدقات کے ذریعے ممکن ہے

(زکوۃ اور صدقات کا فائدہ)

- غربت کا خاتمہ
- مفلسوں کے لیے ضروریات
- سب کے لیے یکساں وسائل
- امیر اور غریب دونوں کی بنیادی ضروریات کا حل ہوتا۔
- روزگار کی پیداوار
- معاشرتی خوشحالی
- معاشرے طبقاتی تقسیم کا خاتمہ
- مالی وسائل کی پیداوار
- ارتکاز دولت کا خاتمہ

معاشرتی خوشحالی:

جب معاشرے کے امیر و غریب دونوں کے لیے حالات بہتر ہو جائیں گے تو معاشرہ ایک خوشحال معاشرہ بن جائے گا۔

طبقاتی تقسیم کا خاتمہ:

جب معاشرے میں وسائل کی بنیاد پر لوگوں کی طبقاتی تقسیم ختم ہو جائے گی تو تمام معاشرے میں برابری کی فضا پیدا ہو گی۔

مالی وسائل کی مزید پیداوار:

دولت کے تقسیم ہو جانے سے سب کے لیے مزید مالی وسائل پیدا ہوں گے۔

ارتکازِ دولت کا خاتمہ:

دولت کا چند مخصوص طبقوں میں رہ کر سب کا استعمال کے قابل نہ رہنے والا عنصر ختم ہو جائے گا۔

غربت کا خاتمہ:

دولت کی گردش معاشرے سے غربت ختم کر کے سب کو برابر کر دے گی۔

مفلسوں کے لیے اچھے جذبات:

مفلسوں کے لیے دولت کی فراہمی کے سبب وسائل ان کے دل میں اچھے جذبات اور احساس پیدا ہوں گی۔

ہر طبقے کے لیے یکساں وسائل

امیر اور غریب کی تقسیم کی بجائے سب کو بنیادی حقوق کم از کم اور وسائل یکساں میسر ہوں گے۔

بنیادی ضروریات کا فروغ یقینی:

دولت کی کمی ختم ہونے سے بنیادی ضروریات پوری ہو جاتی ہیں۔

روزگار کی پیداوار

دولت کے استعمال سے روزگار کے مواقع پیدا ہو جاتے ہیں گے۔

زکوۃ کے حصول پر عمل درآمدگی کے اصول اہم طریقہ کار:

- جدید اور اثر انگیز پالیسی بنائی جائے
- زکوۃ کے حصول کو شفاف بنانے کے لیے کمیٹیاں بنائی جائیں
- زکوۃ نہ دینے والوں کے لیے سزا مختص کی جائے
- معاشرے میں زکوۃ سے متعلق اسلامی تعلیمات کی تعلیم اور آگاہی کو یقینی بنایا جائے
- زکوۃ دینے والوں اور اکٹھی کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کی جائے

خلاصہ بحث:

زکوۃ اور صدقات دین اسلام کی عبادات کا جزو ہیں۔ زکوۃ ایک مخصوص رقم پر فرض ہو جاتی ہے۔ جبکہ صدقہ ایک نفلی عبادت ہے جس کی ادائیگی کا ثواب ہے۔ زکوۃ کے نفاذ کے ذریعے طبقاتی تقسیم کا خاتمہ اور دولت کی گردش یقینی بنتی ہے جس سے ایک منظم اور خوشحال معاشرے کی تشکیل ہوتی ہے۔